

سے بھی بڑھ کر رعب داب اور ہیبت کی چیز ہے۔ اگر واقعی وہ آ رہا ہو تو دیکھنے والوں کے چہروں پر گھبراہٹ نہ طاری ہو جائے؛ اسی لیے کہتے ہیں کہ وہ آئے "وہ آئے" کہنے سے کیا تسلی ہو سکتی ہے؛ گھبرا کے کہو کہ وہ آئے یعنی محبوب کی واقعی آمد کی خبر وہ ہو سکتی ہے، جب سب پر گھبراہٹ طاری ہو۔

۲۔ شرح: میں جان کنی کی کشمکش میں ہوں۔ اے محبت کی کشش! محبوب کو کھینچ۔ جانتا ہوں کہ میں بول نہ سکوں گا مجھ سے کچھ کہنا نہ جائے گا، مگر اتنا تو ہو کہ وہ میرا حال پوچھ لے۔

۳۔ لغات۔ صاعقہ: گرنے والی بجلی۔

شرح: اس شعر میں آنے کی دو مختلف تعبیریں ہو سکتی ہیں۔ اول دنیا میں انسان کی آمد، دوم محبوب کی آمد۔ قرینہ دوسری تعبیر کا مؤید ہے، لیکن پہلی تعبیر بھی بے تکلف درست مانی جا سکتی ہے۔

پہلی تعبیر کے مطابق مطلب یہ ہوا کہ انسان اس دنیا میں آتا ہے تو اس کی زندگی گرنے والی بجلی یا شعلے کی تپش اور پارے کی تڑپ کی طرح ہوتی ہے، یعنی لیکا لکا آتا ہے، جتنی مدت یہاں گزارتا ہے، اسے قرار نصیب نہیں ہوتا اور رخصت ہو جاتا ہے۔ ہم نے مانا کہ ہم یہاں دنیا میں آئے، لیکن یہ آنا ہی سمجھ میں نہیں آتا کہ اکثر اتنی تھوڑی مدت کے لیے کیوں آئے اور جتنی بھی مدت تھی، وہ کس لیے بتیابی و بیکراری میں صرف ہوئی؟

دوسری تعبیر کے مطابق مفہوم یہ ہوا کہ محبوب نے نوازش تو فرمائی یعنی آ تو گیا، مگر کس رنگ میں جیسے بجلی گرمی، شعلہ چمکا، پارا تڑپا اور وہ چلا گیا۔ لمحہ بھر کے لیے بھی نہ ٹھہرا۔ میں نے تسلیم کر لیا کہ محبوب آیا، مگر سمجھ ہی میں نہیں آتا کہ کیا آیا، کیوں آیا، اس آنے سے کیا حاصل تھا؟ ایسے لطف و کرم سے عاشق کے لیے تسکین کا کیا سامان ہم پہنچ سکتا تھا؟

۴۔ لغات۔ نکیرین: وہ دو فرشتے جو مردے سے قبر میں عقائد و اعمال